رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا (عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) ہیں ابھی اک نورانی چہرہ کے پرستار ونمیں ہیں

الفضل

مضامین بنام اڈیٹر

اور

باقی تمام خط وکتابت بنیجر الفضل

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور کے

پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (معہ)

خدا تعالیٰ نے اسباب کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف ہوں سقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

چندہ مقامی خریداران سالانہ چار روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقة الوحی ۶۵)

جلد ۲ | مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۶ ذی الحجہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ ثانی بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں ؏

فاضل میر محمد اسحٰق۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی سرور شاہ صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب ایک اہم کام کو سرانجام فرما رہے ہیں ؏

مولوی سرور شاہ صاحب اور چودھری امیر محمد کسی ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لیگئے ؏

دونوں سکولوں میں پڑھائی بدستور ہو رہی ہے ؏

مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول سکول ٹائم سے علاوہ بھی پنجم ہائی کلاس کے لڑکوں کو اپنا قیمتی وقت دیتے اور انہیں محنت کراتے ہیں ؏

آمد مہمانان۔ خلیفہ نور الدین صاحب جمونی کے علاوہ اور احباب بھی تشریف لائے ؏

تازہ خبریں

للی ابھی مسخر نہیں ہوا (لنڈن ۲۲۔ اکتوبر) للی کی تسخیر کی خبر بظاہر ... قبل از وقت تھی۔ متحدہ افواج اس مغرب میں تقریباً آٹھ میل کی مسافت پر ہیں۔ برسلز میں جرمن کمانڈر نے ان جرمنوں کو جو وہاں سابق میں آباد تھے۔ مطلع کیا ہے کہ وہ ۴۸ گھنٹے کے اندر برسلز سے نکل جائیں ؏

انگلستان پر حملے کی بے جا تعلّی۔ لنڈن کے ایک اخبار کا نامہ نگار جس نے گھنٹ میں جرمنوں کے ساتھ پانچ روز بسر کئے ہیں اس خبر کی تصدیق کرتا ہے کہ جرمن ساحل کو پے درپے سپاہ بھیج رہے ہیں اور انگلستان پر حملے کی تیاریوں پر اظہار فخر و ناز کرتے ہیں ؏

جرمن قیدی۔ کلکتی کارخانہ امن پندرہ جرمن احمدنگر بھیجے گئے ہیں یہ احمدنگر جاتے ہوئے کلکتہ سے گذرے ؏

ہندوستانی سپاہ فرانس میں (شملہ ۲۲۔ اکتوبر) ہندوستانی سپاہ بخیریت فرانس پہنچ گئی۔ سپاہیوں کا اس بحری سفر میں مطلق نقصان نہیں ہوا

ایک جرمن پرنس زخمی ہوا۔ امسٹرڈم سے خبر ہے کہ پرنس میکسی ملین اف ہیسی زخمی ہوا ہے ؏

قیصر کے لڑکے۔ سٹاک ہوم ۱۵۔ اکتوبر۔ جرمن وزیر اعلان کرتا ہے کہ ولیم کے لڑکوں میں سے کوئی بھی میدان میں نہیں مارا گیا ؏

برٹش قیدی۔ امسٹرڈم۔ جرمن برٹش قیدیوں کے اخراجات کا اچھی طرح سے حساب رکھ رہے ہیں تاکہ بل بناکر برٹش گورنمنٹ سے وصول کریں

ہالی گولینڈ کی جنگ (لنڈن ۲۲۔ اکتوبر) جنگی جہاز کوئین میری پر دو دفعہ حملہ کیا گیا۔ جنگی لائٹ کروزر لوسٹوفیٹ نے بھی حملے کو روکا۔ جنگی جہاز لوئنز خوب آگ برسا رہا تھا اب دشمن کا کروزر گولہ باری سے غرق کر دیا گیا ؏

مشرقی میدان جنگ (لنڈن ۲۳۔ اکتوبر) روسی ہیڈ کوارٹر ظاہر کرتے ہیں کہ جرمن ابھی تک وارسا سے بھاگ رہے ہیں ؏

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا ؏

جنگ یوروپ

جدید برطانوی فوج - آئرلینڈ کے رنگروٹوں سے جدید فوج کا سولہواں ڈویژن مرتب ہوگا اور اس ڈویژن کی کمان جنرل پارسنز سابق انسپکٹر جنرل توپخانجات ہندوستان کو دی جائیگی۔ ایک ڈویژن میں تقریباً بیس ہزار سپاہی ہوتے ہیں +

محاربہ ساحل بلجیم عظیم جرمن نقصانات - جو جرمن فوجیں مقامات ماریا کرک اعظمی اکرک سے بڑھکر فرانسیسی سپاہ پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔ ان پر انگریزی جہاز نیو پورٹ کے محاذ سے گولہ باری لگاتار جاری رہی۔ اور خشکی پر فرانسیسی و بلجیک افواج نے دریا زیر کے کنارے کنارے جرمن حملوں کو پسپا کیا اور ساتھ ہی دریا کے بند کھول کر تمام ملحقہ علاقہ پر سیلاب چھوڑ دیا۔ ان کارروائیوں سے جرمنوں کی پیشقدمی رک گئی ہے اور وہ سخت ہولناک نقصان اٹھا رہے ہیں جرمن مجروحین کی جماعتیں لگاتار شمالی بلجیم میں سے گذر رہی ہیں۔ انگریزی جنگی جہازوں پر گولہ باری کرنے کیلئے وزنی جرمن توپیں پہنچ گئی ہیں۔ میدان کارزار کے تمام دیہات کھنڈر بن چکے ہیں۔

جرمن - ۵ اراکتوبر تک وارسا فتح کر لینے کی توقع رکھتے ہیں سائبیریا کی فوجیں ریلوے پر آکر عین وارسا کے مضافات میں ٹرینوں سے اتریں اور تقریباً اترتے ہی مشغول پیکار ہوگئیں انہوں نے بنوک سنگین شاندار حملے کرکے دشمن کی کچھ تعداد کو اسیر کر لی۔ علاقہ قاف کی رجمنٹیں دریا وسٹولا کے کنارہ عمیق دلدلی علاقہ میں آٹھ دن لگاتار غیر معمولی شجاعت و تہور سے لڑتی رہیں خندقیں بار بار سیلابوں سے پر ہو جاتی تھیں اور ہر جرمن ان پر مسلسل دمادم گولے برساتے رہے اگرچہ دشمن بہتر موقعہ پر تھا مگر اسکے تمام حملے پسپا کر دیئے گئے بسا اوقات مایوسی کا عالم نظر آتا مگر یہ کوہ قافی فوج امتحان میں پوری اتری پرزی مسل کی جنوبی سمت کی جنگ عظیم دس دن سے برابر جاری ہے وہاں کی روسی فوج جنرل بروسیلوف کے زیر کمان ہے آسٹریوں کا بیحد نقصان ہو رہا ہے آسٹری اور جرمن دونوں فوجوں کے اسیر از حد شکستہ خاطر ہو رہے ہیں روسی سپہ سالار کا بیان ہے کہ جرمن فوج کی پسپائی برابر جاری ہے

غوطہ خور غرق - لنڈن ۲۳ر اکتوبر۔ انگریزی غوطہ خور کشتی نمبر ہ جسکا ...... کمانڈر کول موفوڈلی ہے غالباً بحر شمالی میں غرق ہو گئی ہے جرمن ہوائی پیغام ہے کہ ۱۸ر اکتوبر کو غرق کیگئی تھی غوطہ خور کشتی ای نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۲ء میں مکمل ہوئی تھی ۱۷۶ فیٹ لمبی اور وزن میں آٹھ سو ٹن تھی

جہازی گولہ باری - متحدہ افواج کے کمانڈروں کی درخواست پر برطانوی محکمہ بحریہ نے چھوٹے جہازوں کا ایک بیڑہ بلجیم کے ساحل پر بھیجدیا ہے ان پر لمبی زد کی توپیں چڑھا دی گئی ہیں۔ دشمن کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے مگر جہاز بالکل محفوظ ہیں۔ کیونکہ ان کی توپوں کی زد جرمن توپوں سے زیادہ دور کی ہے نائب امیر البحر ہیڈ کمانڈر ہے

جرمن خطوط کا خلاصہ میری رجمنٹ کے ساٹھ افسروں میں سے اب صرف پانچ باقی ہیں اور کل رجمنٹ کے دو ہزار آدمی بیکار ہو چکے ہیں ہفتوں سے ہمیں ایک لحظہ کے لئے آرام نہیں ملا (پیدل فوج کے لفٹننٹ کا خط)

(۲) توپخانہ کے ایک افسر کا خط۔ گذشتہ پانچ ہفتوں سے ہم برابر حرکت میں ہیں ہمارے تقریباً کل گھوڑے ضائع ہو گئے اور ہم اب فریج و بلجیک گھوڑوں سے کام لے رہے ہیں۔ اعلان جنگ کے وقت ہماری ہر کمپنی میں اڑہائی سو آدمی تھے۔ اب فی کمپنی بمشکل ۷۰ رہ گئے ہیں بعض کمپنیوں میں کوئی افسر باقی نہیں

مواقع و تفاصیل حرب - لنڈن ۲۳ر اکتوبر انگریزی سپہ سالار کے ہیڈ کوارٹر کا رودی چشمدید شہادت کی بنا پر لکھتا ہے کہ برطانوی سپاہ اسوقت دو میدان ہائے جنگ میں ہے ایک میدان دریائے ایسنی کے کنارہ پر ہے اور دوسرا میدان نیو پورٹ اور اسکے جنوبی علاقہ میں۔ دونوں موقعوں پر گو ابھی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا لیکن صورتحال کامل طور سے اطمینان بخش ہے۔ ایسنی کے میدان جنگ میں ہمارا میسرہ معقول پیشقدمی کر چکا ہے اور میمنہ کی فوج دشمن پر بدستور دباؤ ڈالے ہوئے ہے ۱۴ اکتوبر تک بھی پہلے جیسے معرکے ہوتے رہے اتنا فرق رہا کہ بارش کی وجہ سے توپی لڑائی زیادہ نہ ہوئی دشمن نے صرف ایک شبخون مارا مگر ناگہاں نے اور ہوا چھوڑ دیا حملے پٹروپی جتے رات کے وقت سنگینوں سے دشمن کا خاصہ نقصان کرتے رہتے ہیں شمال یعنی نیو پورٹ میں جو لڑائی ہو رہی ہے وہ ابھی تمہیدی سمجھنی چاہیئے۔

برٹش کروزر کی گولہ باری جرمنوں پر (لنڈن ۱۷ اکتوبر) ملکا کروزر اٹ ٹیو دا ور میں پہنچا چند آدمی زخمی ہوئے جبکہ وہ جرمنوں پر گولہ باری کو ملا تھا جرمنوں کی گولہ باری جاری ہے

ہندی سپاہ کا برٹش امدادی فنڈ - ہندی سپاہ کی دستگیری کیلئے جو فنڈ برطانیہ میں کھولا گیا ہے وہ ۵۰ ہزار پونڈ تک لے پہنچ گیا ہے۔

پرتگال میں حامیان شاہ کا فساد (لنڈن ۲۲ر اکتوبر) لیسبن سے خبر آئی ہے کہ حامیان شاہ کی سپاہ کے درمیان جو برگنز اور سنافرہ میں مجتمع تھی بغاوت ہوئی مگر فی الفور دبا دی گئی

برٹش جنگی جہازوں کا قابل تعریف کام (لنڈن ۲۱ر اکتوبر) کئی برٹش جنگی جہازوں نے بلجیم کے ساحل پر بہت قابل قدر کام کیا سولہ سو جرمن مقتول و مجروح ہوئے اور انکی چھ بیٹریاں برباد کر دیں اتوار کے روز ایک جنگی ہوائی جہاز ٹاؤب کی قسم کا برباد کیا اور ایک زمین تباہ کر ڈالا سوموار کے روز فلیم کے آبدوزوں نے برٹش جہازوں پر حملہ کیا مگر تارپیڈو کشتیوں کا نشانہ خطا گیا

بورنیو میں خوفناک آگ (لنڈن ۲۲ر اکتوبر) بٹاویہ سماٹرا سے خبر آئی ہے کہ مغربی بورنیو کو خوفناک آگ جلا رہی ہے دھوئیں کے بادلوں سے جلوا اور سنگاپور کے درمیان جہاز رانی میں دقت پیدا ہوئی ہے روشنی گھر نظر سے اوجھل ہو گئے۔

ہندوستان کی خبریں

خالصہ پنتھ کی حقیقت کے ملزمان پر فرد جرم لگ گئی : خالصہ پنتھ کے خلاف جو مقدمہ ریاست پٹیالہ میں خان بہادر مولوی احمد متین کی عدالت میں سماعت ہو رہا تھا اس میں استغاثہ کی شہادتیں ختم ہو چکی ہیں اور عدالت نے ۱۵ر اکتوبر کو دونوں ملزموں پر فرد جرم لگا دی چنانچہ اب ۲۷-۲۸-۲۹ر اکتوبر کی تاریخیں صفائی کی شہادتوں کے لئے مقرر ہوئی ہیں

فساد راجودی کا مقدمہ جس میں بہٹہ کے قریب ملزم زیر حراست ہیں بودھ راج صاحب سیشن جج کی عدالت میں سماعت ہو رہا ہے اور استغاثہ کی شہادتیں ختم ہو چکی ہیں۔

ریلوے آمدنی پر جنگ کا اثر :- اپریل سے ۳۱ جولائی کی آمدنی میں پچھلے سال ساڑھے تیرہ لاکھ کا خسارہ تھا۔ ۴ اگست کو اعلان جنگ ہوا ۲ ستمبر کو خسارہ ۸۰ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کا پایا گیا گیارہ ریلوے لائنوں کی آمدنی میں کمی ہے

بنوں میں ڈاکہ اور خون : چنانچہ ۱۹ر اکتوبر کی رات تحصیل لکی ضلع بنوں پر چالیس پچاس ڈاکوؤں کا مسلح گروہ حملہ آور ہوا جس نے کہ شہر کے اندر داخل ہوتے ہی لوٹ مار مچا دی اور ایک سا ہوکار مسمی کالو شاہ سنگھ کو نشانہ بندوق بنایا اور اسکے بیٹے کو زخمی کیا۔ اور دو ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئے۔

اور آدمیوں کو اس سے اتار کر ایک کوئلہ بردار جہاز پر منتقل کر دیا اور خود ہی دو گھنٹے اسکے ہمراہ کوچین کیطرف کو گیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان۔ ۲۷ ؍ اکتوبر ۱۹۱۴ء

حج اور یوم النحر

یہ وہ مبارک مہینہ اور پھر اس مبارک مہینے کے وہ مبارک ایام ہیں جب مومن مسلم اپنے انتہاء عشق کا ثبوت دیتا ہے اور دیوانہ وار اپنے خویش و اقارب سے منہ موڑ۔ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ اپنے احباب سے رشتہ مودت توڑ دیار محبوب کی طرف دوڑتا ہے ایسے لباس کی فکر نہ حجامت کا خیال نہ پاؤں میں جوتا نہ سر پر ٹوپی یا دستار بالکل مجنونانہ رنگ میں لبیک اللّٰھم لبیک پکارتا ہوا اس عتبہ عالیہ پہ جاکر سر رکھ دیتا ہے جہاں خداوند زمین و آسمان نے اپنے آپکو پہلے حضرت ابراہیم پہ ظاہر کیا۔ پھر اس خاتم کمالات انسانیت۔ خاتم کمالات نبوت سید المرسلین امام الانبیاء علیہ التحیت والثنا کے ذریعے اپنی قدرت اپنے جلال کو دنیا اور دنیا والوں پر نمایاں کیا عرفات کا میدان جہاں الٰہی وعدہ کا ظہور ہوا۔ وہ حج کے روز اس نبی کی قوت قدسیہ کا ثبوت دیتا ہے جہاں لاکھوں خدا پرست اللہ کی تکبیر و تہلیل و تحمید اور اس مقدس نبی پر درود پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں مبارک ہیں وہ انسان جنہیں یہ متبرک ایام نصیب ہوں اور وہ ارکان حج کی اصل حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کریں جو اللہ تعالےٰ انکے پیدا کرنا چاہتا ہے انکی روح آستانہ الوہیت پر گرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو وہ حریم قدس کے طواف میں اپنی زندگی پائیں اور شیطانی جذبات کے دور کرنے کے لئے ویسی ہی قوت دافعہ اپنے اندر پیدا کریں جیسی رمی الجمار کے وقت ظاہری طور پر دکھائی ہے وہ الٰہی عبادت میں وہی ذوق شوق پائیں اور دکھائیں جو ان چند ایام میں دکھایا گیا یعنی حکم الٰہی کی تعمیل میں اپنے تن بدن پوشاک خوراک خویش و اقارب۔ احباب کا کچھ ہوش نہ ہو۔ غرض حالت ان اشعار کے مطابق ہو ؎

ہجرت ہو چھوڑ دینا نفسانی خواہشوں کا
اور زاد راہ تقوےٰ اپنے لئے بنا لیں

گھر سے نکلکے پہنیں ہم کفنیاں گلے میں
دنیا کی خواہشوں کے کپڑے سبھی جلا دیں

دنیا سے ہاتھ دھو لیں ہو غسل غسل میت
گو جیتے جاگتے ہوں پر ہستیاں مٹا دیں

پہنیں لباس ایسا ہو جس میں رنگ تقویٰ
بد کو حرام سمجھیں۔ احرام کی ندا دیں

کتنے عزیز اپنے پیچھے بلا رہے ہوں
محبوب لم یزل کو لبیک کی صدا دیں

طاعات کی رسن ہو گویا مہار اپنی
نفسوں کی اونٹنی کی قربانیاں چڑھا دیں

ہر اک خیال بد کو دل سے نکال دینا
رمی الجمار اپنا اس طرز میں بنا دیں

حلق الرؤس یوں ہو۔ دنیا کا بار پھینکیں
الفت کی آگ لیکر ہم دھونیاں رما دیں

اپنا طواف ہر دم کعبہ کے گرد رکھیں
یعنی اسی کی خاطر۔ دنیا کو ہم بھلا دیں

اس حالت کو پیدا کرنیکے لئے پھر قرآن کا حکم ہے مسلم جانے کہ جیسے اس جانور نے جو میری ملکیت میں تھا اپنے آپکو سونپ دیا اسی طرح ہم بھی اپنے مالک کے حضور اپنے آپ کو سونپ سکیں اور ہمارے مال ہمارے خیال ہمارے تمام قویٰ اسی کے لئے ہو جائیں یہی اسلام کی حقیقت ہے اور اسی کی طرف اشارہ کرنیکے لئے فرمایا کہ کذلک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم و بشر المحسنین اور اسی حقیقت کا ثبوت جب حضرت ابراہیم اور انکے فرمانبردار بیٹے سے ملا تو ارشاد باری نازل ہوا فلما اسلما گویا حقیقی اسلام یہی ہے کہ مومن اپنے آپکو آستانہ الوہیت پر اسی جانور کی طرح ڈالدے جو ذبح ہو جاتا ہے اور اسی طرح قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض علیٰ ملۃ ابراھیم حنیفاً وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین۔ تعجب کی بات ہے کہ چند صدیاں امت جو شریعت مطہرہ اور اسکے احکام کی فلاسفی کو نہیں جانتے علماء کرام کی مسند پر بیٹھکر یہ فتوے شائع کر دیتے ہیں کہ قربانی کی بجائے فلاں فنڈ میں چندہ دیدو خاتم النبیین کے بعد الگ شریعت نکالتے ہیں وہ لوگ قربانی کی حقیقت کو سمجھے ہی نہیں اسی لئے کبھی مکہ معظمہ میں گوشت کے ضائع ہونے پر اعتراض کرتے ہیں کبھی یہ کہدیتے ہیں کہ گائے کی قربانی چھوڑ دیجئے۔ حالانکہ جن جانوروں کو اللہ نے حلال کیا ہے اور جن کی حلت میں شرک کی بیخکنی ہو انہیں حرام کر دینے کا اختیار کسی امتی کو نہیں ہو سکتا پس قربانیاں کرو اور ضرور کرو کیونکہ حضرت نبی کریم کا ارشاد ہے من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا جسے وسعت ہو اور پھر وہ قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلی کے پاس نہ پھٹکے اور قربانی دینے والوں کو ان الفاظ میں بشارت دی کہ ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم ابن آدم کا سب سے محبوب کام یوم النحر کو قربانی کرنا ہے۔ ہاں اس قربانی کے ساتھ جو بدعات ملائی گئی ہیں۔ مثلاً جانور جو ذبح کرنے والا ہو اسکا جلوس نکالنا یا اسے جھنڈی لگانا یا جہاں گورنمنٹ کی طرف سے گائے کے ذبح کرنیکی اجازت نہیں وہاں ذبح کرنا یہ ممنوع ہے باقی ایک مسلم گھر کی طرف سے ایک قربانی تو سال میں ضرور ہو جانی چاہیئے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں یا ایھا الناس ان علیٰ کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ رسول اللہ نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی بخاری شریف میں ہے فلما کنا بمنی اتینا بلحم بقر فقلت ما ھذا قالوا ضحیٰ رسول اللہ عن ازواجہ بالبقر (راوی) کہتا ہے جب ہم منی میں گئے تو گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ نے اپنے ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔ اور رسول اللہ اپنی طرف سے دو ابلق دنبوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے قربانی کے جانور میں کسی قسم کا عیب نہیں ہونا چاہیئے۔ نہ بیمار ہو نہ دبلا نہ ہی آنکھ نہ کان چرا ہوا نہ لنگڑا النصف سے زیادہ حصہ عیب ناجائز ہے گائے بکری مسنہ ہو یعنی وہ دانت نکلے ہوئے اور جو قربانی کی توفیق نہ رکھتے ہوں وہ حجامت نہ کرائیں تو ثواب ملتا ہے گائے و اونٹ میں سات شریک ہو سکتے ہیں مگر مسلمان ہوں یعنی احمدی انما یتقبل اللہ من المتقین۔

اخیر میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ان میں سے جو صاحب استطاعت ہیں وہ نہایت خلوص کے ساتھ خدا کے حضور قربانیاں کریں اور قربانیوں کا جو اصل مقصد ہے وہ حالت اپنے قلوب میں پیدا کرنے کے لئے ساعی ہوں اور یاد رکھیں کہ اللہ کو گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے
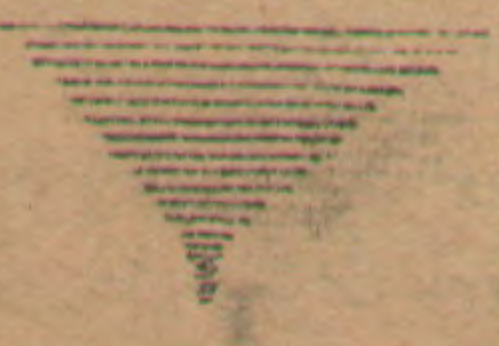
إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ

الاسلام

الله -

ہمنے پچھلے مضمون میں بیان کیا ہے - اسلام فرمانبرداری کو کہتے ہیں اور یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کو اسلام کہتے ہیں - اور پھر اس مضمون میں بالتفصیل ذکر کیا ہے کہ کس طرح تمام اسلامی احکام محض اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے تمام پہلوؤں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں اور ہم نے مختصراً ارکان اسلام کو بیان کیا تھا - اب ہم محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام اسلامی عقائد اور عملیات کو مفصلاً بیان کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرتے ہیں کہ ہم کو اس اہم کام میں اپنی خاص مدد دیوے - شاید کسی سعید روح کو اس ہماری تحریر سے نفع اور فائدہ ہو جائے - ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب -

پہلے ہم عقائد اسلامیہ کو لیتے ہیں - کیونکہ مذہب کی بنیاد عقائد پر ہوتی ہے - اور عقائد صحیحہ ہی کا نتیجہ اعمال صالحہ ہوتے ہیں کل اناء یترشح بما فیہ - جو اندر ہوگا وہی باہر آئیگا - اگر ہمارا دل پاک اور مطاہر عقائد سے لبریز ہے - تو ضرور اس سے نیک اعمال جاری ہونگے - کیونکہ جب دل درست ہوتا ہے تو تمام اعضاء اور جوارح درست ہوتے ہیں - آجکل کے لوگوں کی لاف زنیوں پر ہرگز دھوکا نہ کھانا چاہیئے - یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم واللہ اعلم بما یکتمون - ہزاروں ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے کام مسلمانوں کے کام نہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انمیں ایمان ہی نہیں وہ ایمان ہی کاہے کا ہے جو کہ شیریں پھل نہیں دیتا بلکہ وہ ایمان لعنتی ایمان ہے - جس کا کوئی فائدہ نہیں ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن ومن اوفیٰ بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم

ایمانداروں کے انفس اور اموال تو اپنے رہے ہی نہیں وہ اللہ تعالیٰ نے خرید لئے ہیں - اور یہی حقیقی راحت اور بہشت ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہی ہو جاوے اور انسان کا اپنا کچھ بھی نہ رہے چونکہ ایمان لانیکے بعد وہ اپنی جانیں اور مال اللہ کو دے چکے ہیں - اسلئے وہ ان دونوں چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں - پس وہ مارتے ہیں اور مرتے ہیں یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے توریت - انجیل اور قرآن میں کیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کی وفا کون کر سکتا ہے پس تم اپنی خرید و فروخت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جو تم نے اللہ کے ساتھ کی اور یہی تو بڑی کامیابی ہے ٭

پس سب سے پہلے مسلم کو اپنے عقیدے درست کرنے چاہیئے کیونکہ بغیر عقیدہ کے ایمان کا تمام تار و پود بکھر جائیگا اسلئے ہم پہلے عقائد کو لیتے ہیں تمام ایمان اور عقائد کی بناء اللہ پر ہے - مذہب وہی کہلا سکتا ہے جو کہ ایک ہستی کو منوائے جو کہ تمام کائنات کی خالق ہے اور اس کا علم ہر شے پر حاوی ہے اور اس کی قدرت کے آگے کوئی چیز انہونی نہ ہو - غرضکہ اللہ کے ماننے کے بغیر کوئی مذہب مذہب نہیں ہو سکتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اور کوئی انسان نہیں بتا سکتا کہ اس کی کب سے ابتداء ہوئی ہے تبھی سے کروڑوں انسان اللہ تعالیٰ کو مانتے چلے آئے ہیں - انہوں نے اپنے تجارب صحیحہ سے اس حقیقت کو پا لیا ہے اور کروڑوں انسان دنیا میں ہمیشہ سے چلے آئے ہیں - جنہوں نے اپنے کانوں سے اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنا اور اس کی باتوں کو قبل از وقت دنیا میں شائع کیا اور پھر دنیا نے انکو پورا ہوتے دیکھ لیا - چار گواہوں کی گواہی سے شیشن جج قتل کا حکم صادر کر دیتا ہے - مگر جہاں ہزاروں نہیں لاکھوں راستباز انسان جن کی صداقت میں انکے معاصرین رطب اللسان ہیں - اس بات کی شہادت حقہ ادا کرتے رہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آواز اپنے کانوں سے سنی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ایسی مستحکم اور مضبوط شہادۃ کو مسترد کر دیا جاوے - اور اس کو تسلیم نکیا جاوے فلسفیوں میں بہت سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں - اور جو شک میں ہیں وہ صرف اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں دلائل نہیں ملے ورنہ کسی بڑی ہستی کے ماننے سے ان کو بھی چارہ نہیں -

اسلام اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا نام ہے اس لئے یہ سوال ہو سکتا ہے کہ کہاں اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو حکم دیا ہے کہ تو اللہ کو مان - یعنی ایمان لانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اسلام کراتا ہے یا نہیں - سو واضح رہے مخالف ہو کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لئے بہت ہی ترغیب اور ترہیب سے کام لیا گیا ہے - اور اس کے بہت سے دلائل دیئے گئے ہیں -

یاایھا الذین آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل -

اے ایمان والو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ پر ایمان کس طرح لا سکتے ہو - اسکے رسول پر ایمان لاؤ - جو وہ اللہ کی طرف سے لایا ہے اس پر عامل اور کاربند ہو جاؤ - اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو کہ اس نے پہلے اتاری -

ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں کہ وہ واقعی ہے اور وہ ایک ہے - اس کا کوئی شریک نہیں وہ مستجمع جامع جمیع صفات کاملہ ہے اور تمام رذائل سے پاک ہے وہ قدوس ہے اس میں کسی قسم کا نقص نہیں - اس کا علم تمام اشیاء پر چھایا ہوا ہے وہ کبھی تھکتا نہیں وہ تمام قیود اور حدود سے پاک ہے اسے کبھی نیند نہیں آتی اور نہ وہ غافل ہوتا ہے وہ ہر چیز کا مالک ہے - وہ کسی چیز کا محتاج نہیں - اور تمام چیزیں اس کی محتاج ہیں نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے اس کو جنا - اور نہ کوئی اس کی ہمسری کا دم بھر سکتا ہے - اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ٥

اطلاع ضروری

جس کسی صاحب کو الفضل کا کوئی پرچہ نہ ملے تو براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں ورنہ بعد میں مطلوبہ پرچہ قیمتاً ارسال خدمت ہوگا

(مینیجر)

جنازہ غائب میاں سربلند صاحب احمدی سکنہ ملی پور ضلع ملتان وفات پاگئے ہیں - احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ دیں ٭

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

کریسی کی غرقابی اور ایک دردناک کہانی

ناظرین کو یاد ہو گا کہ پچھلے دنوں بحر شمالی میں تین برٹش کروزر ایک جرمن آب دوز کشتی سے ٹکرا کر غرق ہوئے تھے۔ ان غرق شدہ جہازوں میں سے ایک کریسی نامی بھی تھا۔ اسی جہاز پر ایک ماں (دین آف ڈیل) کے تین بچے تھے۔ سب سے بڑا جو زندہ بچا۔ وہ اپنی ماں کو اپنے دوسرے بھائی سے جدا ہوتے وقت کی دردناک کیفیت اور اس خوفناک منظر کا حال مختصراً تحریر کرتا ہے وہ اپنی چھٹی میں لکھتا ہے:۔

پیاری اماں۔ تھوڑی دیر کے لئے تسلی بخش خبر جو میں تجھ کو دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ تیرے بچے نے آخری دم تجھ کو یاد کیا جب کپتان جہاز نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ جو شخص اپنے آپ کو بچانا چاہے بچا لے اس وقت سینکڑوں آدمی سمندر میں کود پڑے اس نظارہ کو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ اس وقت سمندر میں ہاہاکار مچی ہوئی تھی۔ لوگ اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ میں سمندر میں کودنے ہی کو تھا۔ جس وقت میں نے اپنے بھائی ایلفرڈ کو جو تختہ جہاز کے ساتھ آ رہا تھا دیکھا جہاز اس وقت خوفناک حالت میں تھا۔ ایک لمحہ کے لئے ہم دونو اکٹھے رہے۔ ہاتھ ملائے۔ اور جدا ہوتے وقت ایک دوسرے کو کہا کہ جو کوئی بھی زندہ بچے وہ پیاری ماں کو یہ کہدے کہ آخری وقت ہم کو تیرا ہی عیال تھا۔ ہم محبت سے ملے۔ اور ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ کر دونو سمندر میں کود پڑے۔ پھر ہم نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔ اور بھائی لوئی کا بھی کوئی نشان نہ ملا۔ میں اپنے نکالے جانے سے پیشتر ۲ گھنٹے سمندر میں رہا۔

روسی کاسک

روسی فوج کے بہادر سپاہی جو کاسک کے نام سے موسوم ہیں آجکل کیا ہندوستانی کیا یورپین اخبارات میں بحث کا موضوع ہو رہے ہیں۔ بعض حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ اور یہ اقوال صحت کے قریب بھی ہیں کہ روس کے بہادر کاسک ترکی النسل اور مذہباً مسلمان ہیں چنانچہ ایک بہادر روسی سپاہی جس کی خون آشام تلوار نے گیارہ جرمنوں کا ایک ہی حملہ میں صفایا کر دیا کاظموف کے نام سے موسوم بتایا جاتا ہے۔ جس کو اگر غور سے دیکھا جائے تو کاظم آفندی کہنا بے جا نہ ہو گا۔ غرض روس کا مایۂ ناز سپاہی ساحل بحیرہ اسود کے پست میدانوں کا باشندہ آجکل بہت توجہ اپنی طرف منعطف کرا رہا ہے انگلینڈ کے مشہور اخبار ڈیلی کرانیکل نے انکی فوجی استعداد زمانۂ ملازمت اور صفائی پسندی کی نسبت لکھا ہے کہ:۔ "کاسک ۱۷ برس کی عمر میں فوج کے اندر بھرتی ہوتے اور ۳۷ برس کی عمر میں مدت ملازمت ختم کر کے وطن کی طرف مراجعت کرتے ہیں وہ دوسرے روسیوں کی نسبت عموماً تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ ان کا ایمان ہے کہ صفائی خدا پرستی سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور آسمان کی آنکھ میں وہی قابل عزت ہے جو مرتے دم بھی صفائی کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے۔ اس ایمان کی وجہ سے یہ لوگ صف قتال میں جانے سے پیشتر اپنے جسم کو بہترین لباس سے مزین کرتے اور بالوں کو بڑی احتیاط سے کنگھی کرتے ہیں۔ کاسکوں کا ذکر تاریخ کے اس واقعہ کو یاد دلاتا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ تھرماپولی کے درّے میں تین سو یونانیوں نے اپنے دیوتاؤں سے ملاقات کرنے کی اُمید پر لڑائی سے قبل اپنے بالوں کو کنگھی کیا تھا۔"

جنگ یورپ اور اس میں مسلمانوں کی شرکت

یورپ کے خونین منظر میں جہاں پرستاران مسیح اپنے اپنے ملک کی نجات اور قومیت کے ناموس کی خاطر زمین کو اپنے خون سے رنگین کر رہے ہیں۔ وہاں فرزندان اسلام داد شجاعت دینے میں مصروف ہیں۔ فرق یہ ہے کہ یورپ کا سپاہی اپنے وطن یا قوم کے لئے نبرد آزما ہے مگر مسلمان محض وفاداری پاس نمک اور پابندی مذہب کی خاطر اپنا خون بہا رہا ہے۔ جس پر اسلام اور اسلامیوں کو بجا ناز ہونا چاہیئے۔ کیونکہ روسی مسلمان کاسک محض روس کی خاطر نہیں لڑتا۔ بلکہ وہ اُسے اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے اور ٹیونس یا الجیریا یا مراکو کا عرب ملک فرانس کی خاطر نہیں لڑتا بلکہ وہ اپنے آقا کے لئے جان دینا جزو مذہب خیال کرتا ہے۔ اسی طرح ہندوستانی ٹوانہ یا پٹھان یا پنجابی مسلمان صرف اسلئے میدان کارزار میں دشمن سے مصروف پیکار ہے کہ اس کا مذہب احسان کی قدر کرنا سکھاتا۔ محسن پر قربان ہونے کی تعلیم دیتا اور اسے وقت میں اپنے آقا کا ساتھ دینے کا ارشاد کرتا اور خدا اور رسول کے احکام کی وفاداری کے ساتھ پابند کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ تو ذکر تھا مسلمان قوم کا۔ اب ہمارا بحیثیت احمدی ہونے کے مذکورہ بالا تعلق پر یہ اضافہ ہے کہ ہمارے امام مسیح موعود ؑ جس نے اس جنگ کی پہلے سے خبر دی تھی ہم کو تعلیم دی ہے کہ ہم سرکار برطانیہ کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں۔ لہٰذا ہمارے وہ احمدی سپاہی جو آج سرزمین فرانس میں برطانیہ کے دشمنوں سے لڑ رہے ہیں وہ اپنے دلوں میں اپنے پیارے امام کے ارشاد کو محفوظ رکھ کر اس یقین سے تلوار اٹھا رہے ہیں کہ مسیح موعود کے حکم کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت ہے۔ اور اطاعت میں اٹھائی ہوئی تلوار کے سایہ میں بہشت ہے۔ پس یہ جنگ اہل اسلام کے لئے انشاء اللہ مبارک اور نتیجہ خیز ہو گی۔ اور ہماری وفاداری ضرور نیک ثمرات پیدا کریگی۔

ایک کرنیل کے بیٹے کی موت اور اس کا صبر و استقلال

ٹائمز میدان کارزار کے ایک فوجی افسر کے خط میں سے جو اس نے اپنے باپ کی طرف بھیجا ہے۔ ذیل کا اقتباس درج کرتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جو قومیں جنگ میں شریک ہیں انکے افراد میں ملک اور قوم کی خاطر اتنا جوش ہے کہ ایک باپ کے سامنے بیٹے کی موت اور بیٹے کے سامنے باپ کی موت ان کو اپنے فرائض ادا کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی:۔

"جب لڑائی ختم ہوئی ہمارے کرنیل کے پاس رپورٹ پہنچی کہ اتنے سپاہی زخمی ہوئے اور اتنے آدمی مرے۔ اُس نے پوچھا کہ افسر کتنے مرے۔ جواب میں بتایا گیا کہ ایک کارنٹ (رسالہ کا افسر) وہی اس کا بیٹا تھا۔

میں نے کرنیل کو دیکھا اور خوب تاڑا کرنیل کے چہرہ کا رنگ تک نہ بدلا وہ بت کی طرح اپنے گھوڑے پر بیٹھا تھا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد دریافت کیا۔ کارنٹ مرحوم کہاں ہے۔ جگہ بتلائی گئی۔ وہ اپنے مردہ بیٹے کے پاس گیا۔ اُس کی نعش پر جھکا۔ اُس کے سر کو اُٹھایا اور اپنے بیٹے کے چہرہ کو مدت تک تکتا رہا۔ اُس کے ہونٹوں اور آبروؤں پر بوسہ دیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پھر اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا۔"

ت۔ م

طریق مُباحثہ

چونکہ اکثر احباب حضرت صاحبزادہ اولو العزم کی خدمت بابرکت میں مباحثہ کے لئے عرض کرتے رہتے ہیں اسلئے چند قواعد شائع کئے جاتے ہیں جو حضرت خلیفہ اوّل کے وقت میں بدر ۱۹ر جون ۱۹۱۳ء کو شائع ہوئے تھے ؛

"اگر کوئی صاحب مباحثہ کرنا چاہیں یا کرانا چاہیں تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مباحثہ کا یہ طریق نہیں کہ جہاں کہیں لیکچر ار کھڑا ہوا یا کوئی جلسہ قایم ہوا۔ وہاں مُباحثہ کے واسطے آپہنچے بلکہ مُباحثہ یُوں ہو سکتا ہے کہ پہلے انتظام مناظرہ اور مادہ مناظرہ کی شرائط کو طے کر لیا جاوے اور وہ درج ذیل ہیں :-

(الف) شرائط مناظرہ جن کا مناظرہ سے پہلے طے ہونا ضروری ہے تین ایسی ہیں جو مناظرہ کے انتظام میں دخل رکھتی ہیں (۱) اجازت حکام ہو (۲) علاقہ کے مجسٹریٹ سے باضابطہ اجازت حاصل کر لی جائے کہ ہم احمدیوں کے ساتھ فلاں مقام پر اتنے دن مباحثہ کرینگے۔ (۳) امن کا کوئی رئیس ذمہ وار ہو اس علاقہ کے ایک یا ذاند رئیس ساہ ذمہ وار ہو جاویں کہ ہم مباحثہ میں بیٹھ کر حفظ امن کو قائم رکھیں گے اور کوئی فساد نہ ہونے دینگے یہ اس واسطے بھی ضروری ہے کہ مولوی صاحبان کی عموماً یہ عادت ہوتی ہے کہ جب ہماری معقول باتوں کا جواب نہیں دے سکتے تو ہمارے برخلاف جوش دلانے کے واسطے جھوٹی جھوٹی باتیں عجیب پیرایہ میں پیش کرنے لگ جاتے ہیں۔ (۴) مناظرہ تحریری ہو پہلے علماء سے تحریر لے لینی چاہیئے کہ وہ تحریری مناظرے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ہوائی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں اور مولویوں کی اکثر یہ عادت ہے کہ ابھی ایک بات کہی اور تھوڑی دیر میں مُنکر ہو گئے۔ کہ ہم نے تو یہ بات نہیں کہی ؛

(ب) وہ شرائط جو مادہ مناظرہ سے متعلق ہیں یہ ہیں (۱) سب سے اوّل مسیح اسرائیلی کی حیات ممات کا فیصلہ ہو۔ جس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس اُمّت میں پھر آسکتے ہیں یا نہیں (۲) جس شخص نے اس اُمّت میں آنا ہے اُسکے کیا نشان ہیں (۳) معیار صادق کیا ہیں (۴) مرزا صاحب ان معیار اور نشانات کے مصداق ہیں یا نہیں (۵) یہ مسائل اسی ترتیب کے ساتھ مناظرہ میں واقع ہوں گے اور ہر فریق اپنے اپنے مسئلہ کا مدعی ہوگا۔ ہر ایک کو اپنے اپنے دعاوی کا ثبوت پیش کرنا ہوگا (۶) ہر ایک مسئلہ کو لئے تین تین پرچہ ہونگے۔ پرچہ اوّل دعاوی اور ان کا ثبوت پرچہ دوم۔ اُس کے ردّ کا جواب۔ پرچہ سوم۔ جواب الجواب ہر فریق کو پرچہ لکھ کر سُنانا ہوگا۔ اور ہر صفحہ پر دستخط کرنے کے بعد وہ فریق ثانی کے حوالہ کرنا ہوگا (۷) ہر فریق اپنا اپنا پرچہ ایک ہی وقت میں لکھیں گے۔ مثلاً ایک اپنے دعاوی کا ثبوت لکھیگا۔ ایک حیات کا دوسرا وفات کا۔ بعد اتمام دونو فریق کے پرچے لے لئے جاوینگے۔ حسب قرعہ اندازی ایک فریق کا پہلے سُنایا جاویگا۔ دوسرے کا پیچھے۔ پھر دونوں فریق ایک دوسرے کے پرچہ کا جواب لکھیں گے۔ پھر حسب قرعہ اندازی دونوں کے پرچے لینے کے بعد یکے بعد دیگرے سُنایا جاویگا۔ پھر دونوں فریق جواب الجواب لکھیں گے۔ طریق بالا کے مطابق پھر پرچے لیکر سنائے جائینگے۔ اسپر ایک مسئلہ ختم ہوگا۔ (۹) سب سے مقدم استدلال قرآن کریم کو رکھا جاویگا اس کے بعد ایسی حدیث کو جو مثبت عقیدہ ہو سکے۔ اور قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔ تیسرا عقل۔ چہارم۔ نظائر اُمم سابقہ (۱۰) وقت حسب ضرورت فریقین ہو۔ وقت زیادہ سے زیادہ چار گھنٹہ ہوگا یہ شرائط مباحثہ بطور اُصول کے ہیں۔ ہر جگہ وقتی ضرورت کے ماتحت اسپر کچھ زیادہ کیا جا سکتا ہے ؛

ترنم اشتیاق

قصۂ دردِ نہاں ہوش میں آلوں تو کہوں
صدمۂ ہجر سے کچھ چین جو پالوں تو کہوں

حالِ غم - ذکر قلق اُس کو سُنالوں تو کہوں
بیکلی دل کی ستمگر کو دکھالوں تو کہوں

تپشِ سوز کا نقشہ جو دکھالوں تو کہوں
اپنی وحشت میں عدو کو بھی پھنسالوں تو کہوں

ہوں وہ ششدر کہ زمانہ میں نہیں کوئی نظیر
قیس و مجنوں کو میں تلمیذ بنالوں تو کہوں

نامِ احمدؐ مجھے بھایا ہے کچھ آکے ایسا
جوششِ عشق مگر پہلے جتالوں تو کہوں

دل کی یہ بات ہے کچھ روک نہیں کہنے میں
رو سیہ دشمنِ ایماں کو بنالوں تو کہوں

اپنے جینے کا یہ عالم ہے بنے ہیں مُردہ
جانِ محزوں کو میں عصیاں سے بچالوں تو کہوں

روزِ محشر کا وہ نقشہ ہے کھنچا آنکھوں میں
سیر سے چشمِ تصوّر کو تھکالوں تو کہوں

ماندگی ایسی ہے پاؤں نہیں اُٹھتا آگے
اے جرس! جوشِ تمنّا میں دبالوں تو کہوں

قافلہ والے بڑھے جاتے ہیں سُوئے منزل
جادہ گم گشتہ ہوں میں راہ جو پالوں تو کہوں

شوق سے حسرت و ارمان بڑھے جاتے ہیں
باش اے کشمکشِ دل! میں دبالوں تو کہوں

ہے جو رہ رہ کے پریشانی ستاتی مجھکو
چشمِ پُرآب کو آٹھ آنسو رُلالوں تو کہوں

ناصحا! تیری نصیحت سے نہیں کچھ پرخاش
بات یہ ہے کہ میں دلبر کو جو پالوں تو کہوں

اُلفتِ یار کا قصّہ نہیں آساں کہنا
پہلے فرہاد کے لفظوں کو سُنالوں تو کہوں

ہوں وُہ مضطر کہ نہیں ہوش رہا باقی کچھ
انتشارِ قلقِ دید دکھالوں تو کہوں

داغِ دل بڑھتا ہی جاتا ہے مثالِ حسرت
اشکباری سے اسے خوب مٹالوں تو کہوں

آرزو خاک میں مل جائیگی تو مرجاؤں گا
اک یہی بھید ہے اسکو میں چھپالوں تو کہوں

کاخِ اُمید بنا جاتا ہے کاشانۂ غم
بادۂ دردیوں سے میں ہٹالوں تو کہوں

ناتواں ہوں میں اُٹھا جاتا نہیں اب مجھ سے
چارہ گر! زیست کا درماں کوئی پالوں تو کہوں

ہاں حقیقت نہیں وامق کی مرے سامنے کچھ
درجۂ عشق تمہیں اپنا بتاؤں تو کہوں

ذرّہ ذرّہ میرا محمود پہ قرباں ہوگا
دھجیاں عشق میں اپنی میں اُڑالوں تو کہوں

خوں بہانے کو ہوں میں کس کے پسینے کی جگہ
شوق کے ہاتھوں میں مہندی جو رچالوں تو کہوں

پھول جس نخل کا محمود ہے سُن اے سُلطاں
کلبۂ فقر میں۔ میں اس کو لگالوں تو کہوں

خاکسار نذیر احمد سُلطاں ابن میاں معراج الدین عمر لاہور

انجمن ترقی اسلام

(بنگال)

اخبار الفضل کے ذریعہ انجمن ترقی اسلام کے کارہائے نمایاں سے قوم وقتاً فوقتاً مطلع ہوتی رہتی ہے۔ اب میں انجمن مذکور کی چھ ماہی کارگذاری کسیقدر تفصیل سے قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

یہ تو قوم پر اظہر من الشمس ہے کہ اس عظیم الشان کام کی بنیاد خاص حضرت فضل عمر اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ اور جس گرمجوشی و اخلاص سے قوم نے انکے مکرم مطاع کی بارہ ہزار والی تحریک کو لبیک کا عملی جامہ پہنا کر خیر مقدم کیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایسی بے نظیر مخلص اور خادم اسلام جماعت پر حضرت اولوالعزم فضل عمر جس قدر بھی فخر کریں تھوڑا ہے۔ پس ایسے مقدس مطاع اور مطیع کا اخلاص اور اسلامی تڑپ اور جد وجہد اس بات کی مقتضی تھی کہ کوئی اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔ اور ایسے قحط الرجال کے زمانہ میں جبکہ اپنے بھی بیگانے بن چکے ہیں اور جبکہ ہماری جماعت بظاہر بے دست و پا کی گئی ہے۔ حضرت اولوالعزم کے عہد خلافت کے طفیل وہ کام سرانجام ہونے شروع ہوتے جن کی مدتوں سے قوم امیدیں باندھے بیٹھی تھی۔

وہ کام اشاعت احمدیت یعنی اشاعت اسلام ہے۔ اشاعت احمدیت کی جسقدر اہمیت اور ضرورت خصوصاً آج کل بیان کی جائے تھوڑی ہے۔ ایک طرف بیرونی مخالفین ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر اس مقدس سلسلہ احمدیہ کے نام ونشان کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر کمربستہ ہیں۔ دوسری طرف بعض اندرونی دشمن ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی شبانہ روز یہی کوشش ہے کہ احمدیت اور غیر احمدیت کو خلط ملط کر کے اسی اتارے ہوئے پھٹے پرانے چولے کو پھر پہنیں۔ اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اوروں کو بھی اس قسم کی ترغیب و تحریک کر رہے ہیں۔

پس عام سنت اللہ یہی چلی آئی ہے کہ جس قسم کے امراض جب جب پھیلے اور جس قسم کی ضروریات پیش آئیں۔ اسی قسم کی ریفارمر۔ نبی۔ رسول اور خلفاء مبعوث ہوتے رہے تاکہ ضرورت زمانہ کو پورا کریں۔ اور یہ ہر راستباز مصلح کے لئے نہایت زبردست دلیل ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کا جانکاہ حادثہ پیش آ جانے سے قوم میں کسیقدر تزلزل واقع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک مقدس انسان کو ہماری ہی اصلاح اور تنظام کے قیام کیلئے منتخب فرمایا یعنی حضرت فضل عمر جو علاوہ حضرت مسیح موعود کی بیسیوں پیشگوئیوں دعاؤں اور امیدوں کا مصداق ہونے کے اشاعت احمدیت کا بیڑا اٹھا کر حقیقی معنوں میں مصلح موعود کہلایا۔

اس مصلح موعود نے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلا کام جو شروع کیا وہ اشاعت احمدیت ہے۔ اس کیلئے فوراً ایک انجمن ترقی اسلام کے نام سے قائم کی اور فوراً اس قسم کو پورا کرنے کو کمربستہ ہو گئے۔ جو انھوں نے اپنے مقدس باپ مسیح موعود کی نعش مبارک پر ہاتھ رکھ کر کھائی تھی کہ میں تیرے کام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے میں کوشاں رہونگا۔ اس لئے مبلغین مقرر کئے گئے۔ پرائمری سکول دہ بدہ کھولے گئے

اب ایک طرف دیکھو تو چودہری فتح محمد صاحب ایم اے جیسا پرجوش اور متقی انسان اپنی دو بیویوں اور بچوں کو بحوالہ خدا کر کے ولایت میں تبلیغ کا کام نہایت تن دہی اور اخلاص اور خاموشی سے سرانجام دے رہا ہے۔ دوسری طرف شاہ ولی اللہ صاحب شام میں اور شیخ عبدالرحمان صاحب نو مسلم مولوی فاضل مصر میں احمدیت کا بول بالا کرنے میں کوشاں ہیں اور اپنے پاک نمونوں اور عمدہ اثرات سے اپنے اُستادوں کو بھی جو بڑے بڑے علماء میں ایسے متاثر کر رکھا ہے کہ وہ علماء انکی مدح سرائی کرتے نہیں تھکتے۔

پھر ہندوستان میں دیکھو جناب مفتی محمد صادق صاحب کلکتہ و بنگال میں۔ فاضل اجل مولوی حافظ روشن علی صاحب مولوی فاضل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی احمد بخش صاحب سب کے سب علی حسب مراتب پنجاب کے گاؤں بگاؤں شہر بشہر نہایت سرگرمی اور جوش سے تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ پھر شیخ عبدالرب صاحب نو مسلم جیسا جوشیلہ نوجوان اور چودہری بدر بخش صاحب اپنے اپنے امکان کے مطابق اشاعت کرتے ہیں۔ اسی طرح مولوی عبدالصمد صاحب پٹیالوی جیسا غریب النفس انسان اپنی طاقت وہمت سے بڑھ بڑھ کر گاؤں بگاؤں پیادہ پھر کر لیکچر دیتے ہیں ابھی حال میں ہی ان کا خط ضلع ہمیر پور (یوپی) سے آیا ہے کہ انکی تقریروں سے اکثر لوگ محظوظ اور مستفید ہوتے ہیں ٭

اسی طرح علاقہ بہار میں مولوی سعید الحسن صاحب سابق مختار عدالت نے اپنی چلتی گاڑی چھوڑ کر محض دین کی خاطر تبلیغی کام اختیار کیا ہے اور نہایت گرمجوشی سے کام کر رہے ہیں پھر مولوی سیّد عبدالواحد صاحب سکنہ برہمن بڑیہ بنگال بھی اسی کام پر مقرر ہیں مولانا موصوف وہ صاحب ہیں جن کے شکوک کا ازالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ان کا نام جلی قلم سے لکھ کر کیا ہے یہ صاحب نہایت ہی مخلص اور باعلم اور پابند شریعت انسان ہیں۔ علاوہ علمیت کے ان کا عملی نمونہ بھی وہ تاثیر اور کشش رکھتا ہے جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے غرضیکہ مذکورہ بالا مبلغین سب کے سب ترقی اسلام کے ماتحت اپنا کام کر رہے ہیں ٭

چنانچہ اس جدید انتظام کا عملی فائدہ بہت ہوا ہے اس ششماہی میں پانچ چھ سو کے قریب نو احمدی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر ایک مضمون حضرت فضل عمر کا احمدیت کے بارے میں مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے بی ٹی نے بنگالی زبان میں ترجمہ کیا اور تمام بنگال میں تقسیم کیا گیا۔ جس کے متعلق کئی ایک خطوط آ رہے ہیں جن سے مترشح ہوتا ہے کہ اس کا نہایت عمدہ اثر ہوا ہے پھر نماز کا انگریزی ترجمہ کر کے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔

میں ایک بڑی فروگذاشت کا مرتکب ٹھہروں گا۔ اگر میں بابا محمد حسن صاحب واعظ کا ناظرین سے انٹروڈیوس نہ کراؤں یہ صاحب اپنی حیثیت علمیت لیاقت اور طاقت سے بدرجہا بڑھ کر اور نہایت مشقتیں اور مصائب جھیل کر قریہ قریہ دورہ کر کے تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ اور انکی کیفیت میں نے بارہا دیکھی ہے کہ کھاتے پیتے۔ سوتے جاگتے۔ بیٹھتے چلتے۔ غرضیکہ ہر وقت کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ ہی کرتے رہتے ہیں۔ گویا کہ تبلیغ ان کی غذا ہو چکی ہے۔ ان کا دورہ اکثر جالندھر ہوشیارپور کے علاقوں میں رہتا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہ تو ترقی اسلام کی ایک شاخ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ دوسری شاخ ترقی تعلیم ہے۔ اس شاخ کا ماسٹر عبدالعزیز صاحب جیسا کہنہ مشق اور تجربہ کار اور پرجوش سے کام کرنیوالا اُستاد سکرٹری ہے جس محنت اور جانفشانی اور گمنام تن دہی سے ماسٹر موصوف نے دہ بدہ پھر پھر کر اور وہاں کے حالات اور ضروریات کا مطالعہ کر کے مختلف گاؤں میں سکول کھولے ہیں وہ صرف انہی کا حصہ ہے اور اس کام کیلئے موزون بھی تھے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

پرائمری شاخیں جو ترقی اسلام کے ماتحت حال ہیں کھولی گئی ہیں مندرجہ ذیل ہیں:-

کریم پور ضلع جالندھر - جھیور چک ضلع گوجرانوالہ - تاجرا ضلع گوجرات - اٹھوال ضلع گورداسپور - بھیرو چیچی ضلع گورداسپور - بیری (گورداسپور) - شادیوال ضلع گوجرات - مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ - ننگل ضلع جالندھر - دھرم کوٹ بگہ (گورداسپور)

ترقی تعلیم کا کام نہایت باقاعدگی اور سنجیدگی سے ہو رہا ہے - اور یہ ایک بہت بڑا ذریعہ تبلیغ کا ہے - وہ دن بہت قریب ہے جبکہ قوم کو اس شاخ کے بے نظیر نتائج شکر یہ الہٰی بجا لانے کا موقعہ ملیگا - انشاء اللہ -

ان کاموں کے علاوہ نوابگان اور رؤسا و امراء میں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہے وہ بھی ترقی اسلام کے ماتحت ہے -

اس کے علاوہ اور چند ایک عظیم الشان کام ہو رہے ہیں جن سے عنقریب قوم مطلع ہو کر انشاء اللہ نہایت خوش ہوگی -

انجمن ترقی اسلام کی ۱۵ ستمبر تک کُل

آمد ۱۲۷۹۳ — ۳ — ۳ روپے اور
خرچ ۷۶۷۶ — ۱ — ۹ " ہے اور
بقایا ۵۱۱۷ — ۱ — ۶ روپیہ ہے -

اس روپیہ میں زکوٰۃ کا روپیہ بھی شامل ہے اور وہ روپیہ بھی جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں احباب یہ لکھ کر بھیجتے ہیں کہ جہاں مناسب سمجھیں خرچ فرمادیں - زکوٰۃ کا روپیہ صرف مساکین یتامیٰ پر خرچ ہوتا ہے

مذکورہ بالا تفصیلی حالات اور آمد و خرچ سے اب خود ہی قوم نتیجہ نکال لے کہ اتنے عظیم الشان کاموں کی سرانجامی کے لئے ہمیں کسقدر سرگرمی کی ضرورت ہے - اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے ہیں اور وہی ان کا کفیل اور انجام دہ ہے - اور یہ اس کی انتہا عنایت اور ذرہ نوازی ہے کہ ایسے مبارک کام کے لئے ہماری بے کس و کمزور جماعت کو اخلاص اور اصلاحی ٹرپ عنایت فرما کر منتخب فرمایا پس ہمارا فرض اولیٰ یہی ہونا چاہیئے - کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انتخاب کی قدر کریں - اللہ تعالیٰ نے فضل عمر اولوالعزم خلیفۃ المسیح کے ہاتھوں ان کاموں کی بنیاد رکھدی ہے - اب اس بنیاد پر عالی شان مکان اور محل قایم کرنا قوم کا کام ہے -

اس کام میں اگرچہ تمام جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے مگر انجمن سیالکوٹ اور لاہور - مردان اور قادیان نے تو اپنے اپنے معمول سے بھی زیادہ حصہ لیا ہے - جزاہم اللہ احسن الجزاء -

اسیطرح جماعت گوجرات - گوجرانوالہ - فیروزپور - شملہ انبالہ - سہارنپور - حیدرآباد دکن - راولپنڈی - پشاور گورداسپور - امرتسر - منٹگمری - پاک پٹن - جالندھر - بنگہ کپورتھلہ - پٹیالہ - جہلم - بھیرہ - کیمل پور - دہلی - ملتان میانوالی - جھنگ - حصار - ہوشیارپور - لائل پور - شاہپور بہاولپور - الہ آباد - ڈیرہ غازیخان - علی گڑھ - میرٹھ کوہ منصوری - کلکتہ - مظفرنگر - بھاگلپور - کٹک براہمن بڑیہ - بنگال - بمبئی - غازی پور - کشمیر - وغیرہ وغیرہ - غرضکہ تمام کو جنھوں نے اس کام کے شروع کرنے میں نہایت اخلاص اور غیر معمولی جوش سے حصہ لیا ہے - جزاہم اللہ احسن الجزاء - سردست نام بنام شائع کرنے کی گنجائش نہیں - آیندہ انشاء اللہ [illegible] نام بنام درج کیا جاویگا -

اسی طرح ہمو امید ہے کہ اس کام کی انجام دہی کے لئے بھی احباب اپنی موجودہ سرگرمی اور قربانی کو جاری رکھیں گے کیونکہ مندرجہ بالا بقایا میزان سے احباب پر بخوبی واضح ہوچکا ہے کہ اسقدر قلیل بقایا رہ جانے سے اسبات کا بھی خوف ہے کہ مبادا کام خدانخواستہ کبھی التوا میں نہ پڑ جائے -

پس احباب کو چاہیئے کہ اس فنڈ کی امداد بھی اپنے اوپر فرض قرار دیں اور ماہواری کچھ نہ کچھ امداد کرتے رہیں اور جن احباب نے اپنے سابقہ وعدے ابھی تک پورے طور پر ایفاء نہیں کئے - وہ احباب ایفائے وعدہ کے علاوہ کچھ اور بھی توجہ کریں اور جن احباب نے اس میں حصہ نہیں لیا - ان کو حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے -

خاکسار شیر علی

خط و کتابت [illegible] خریداری نمبر [illegible] ضرور [illegible]
منیجر

اطلاع

ناظرین کرام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ الفضل کے ایک کاتب کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے صرف آٹھ صفحوں کا اخبار بمشکل وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور درس کے صفحات شائع نہیں ہوتے - ہمیں اپنے ناظرین کی اس تکلیف کا خوب احساس ہے جو انہیں قرآن شریف کے معارف سے محروم رہنے سے ہو رہی ہے لیکن سخت معذوری کے سبب مجبور ہیں - انشاء اللہ بہت جلد درس کے چھپنے کا انتظام ہو جائیگا - کوشش کی جا رہی ہے -

منیجر

برہما میں ایک احمدی اُستاد اور اُستانی کی ضرورت

برادر محمد عبد اللہ صاحب سانڈہ سے برہما سے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب احمدی ہوں - تبلیغ سلسلہ کا شوق بھی رکھتے ہوں انٹرنس پاس ہوں یا انگریزی زبان میں لیکچر دے سکیں اور دین سے اچھے واقف ہوں تو وہ یہاں چلے آویں - تیس ۳۰ روپے ماہوار ملیں گے اور اُستانی کو بیس ۲۰ روپے - بذریعہ تار اطلاع دیں - پس جو صاحب ثواب حاصل کرنا چاہیں وہ بذریعہ اکمل قادیان خط و کتابت کریں -

فہرست نو مبایعین

میاں کریم بخش صاحب معرفت مولوی محمد عارف صاحب
اہلیہ میاں کریم بخش " " " "
پسران و دختران میاں کریم بخش " " "
ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر
میاں محمد حسین صاحب کمپوزیٹر امرتسر